116439 ـ والد نے ایك مرد سے شادی نہ كرنے دی تو لڑكی اس سے زنا كر بیٹھی!

سوال

میں ایك تركی لڑكی ہوں اور ایك برس سے بہت مشكل كا شكار ہوں، میری عمر اكیس برس ہے اور جرمنی میں رہائش پذیر ہوں، میرا خاندان دین پر عمل نہیں كرتا لیكن اس كے باوجود ـ الحمد للہ ـ میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں، اس كے ساتھ مجھے اپنے خاندان كے ساتھ بہت ساری مشكلات كا سامنا ہے، كیونكہ وہ میرے دینی امور پر عمل كرنے كو تسلیم نہیں كرتے اور كہتے ہیں اسے چھوڑ دو، مثلا حجاب وغیرہ، میں ایك افغانی شخص سے شادی كرنا چاہتی ہوں، وہ شخص بھی دین پر عمل كرتا ہے اور میں نے اپنے والد كو بھی اس كے متعلق بتایا ہے، لیكن میرے والد صاحب میں وطنیت بھری ہوئی ہے اور وہ اس میں تعصب كا شكار ہیں، وہ اس شادی سے انكاری ہیں اور اس بنا پر مجھے زدكوب بھی كر چكے ہیں، میں اس كی متحمل نہیں اور نہ ہی میری والدہ میرا تعاون كر سكتی ہیں؛ كیونكہ وہ میرے والد سے بہت زیادہ ڈرتی ہیں، اور ہم ایك برس سے انتظار كر رہے ہیں اور والد صاحب اس شادی پر راضی نہیں، اس دوران ہم سے زنا جیسا جرم بھی ہو چكا ہے، ہم نہیں جانتے كہ ہمیں كیا كرنا چاہیےہم اندورنی طور پر بالكل ٹوٹ پھوٹ كا شكار ہیں، ہم شادی كرنا چاہتے ہیں، لیكن یہ والد كی موافقت كے بغیر نہیں ہو، اس لیے مجھے سمجھ نہیں آ رہا كہ میں كیا كروں، كیا لڑكی شادی والد كی موافقت كے بغیر جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہمیں آپ پر تعجب ہوتا ہے كہ جب آپ یہ كہتی ہیں میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے كی كوشش كرتی ہوں، پھر ہم اسی دوران دیكھتے ہیں كہ آپ اس چیز میں كوتاہی اور زیادتی كا شكار ہو جاتی ہیں جو لڑكی كے پاس دین كے بعد سب سے قیمتی چیز ہے، وہ اس كی عفت و عصمت اور اس كا شرف ہے، جو آپ كھو بیٹھی ہیں!

آپ اپنے لیے اس برائی اور غلط كام پر كس طرح راضی ہو گئیں؟! اور آپ نے اپنی عزت و عصمت كو ایك اجنبی شخص كے سپرد كیسے كر دیا كہ وہ آپ كی عزت لوٹ لے؟! كیا آپ كے گھر والوں كا اس شادی پر موافق نہ ہونا آپ كے لیے زنا كرنے اور اس كبیرہ گناہ كے ارتكاب كو مباح كر دیتا ہے؟!

پھر یہ بھی بہت تعجب والی بات ہے كہ دوسرے دین والےشخص جس نے آپ كو اس گناہ میں ڈالا، یا آپ كے ساتھ وہ اس گندگی میں گھر گیا؛ ہمیں تو یہ معلوم نہیں ہو رہا كہ آپ لوگوں كے نزدیك دین پر عمل پیرا ہونا كیا ہے ؟!

اب آپ پر یہ واجب ہوتا ہے کہ آپ اپنے اس گناہ سے سچی اور پکی توبہ کریں، اور اس کے لازم ہے کہ آپ اپنے کیے پر نادم ہوں، اور آئندہ اس طرح کی معصیت کے نزدیك بھی نہ جائیں، اور اس گنہگار اور فاجر شخص سے بالکل تعلق ختم کر دیں، اور آپ کے لیے اس سے بات چیت کرنا بھی حلال نہیں، اور نہ ہی خط و کتاب کرنا جائز ہے، چہ جائیکہ اس سے ملنا اور ملاقات کرنا.

سچی اور پکی توبہ کا تقاضا یہی ہے جس کا اللہ سبحانہ و تعالی نے گنہگاروں کو درج ذیل فرمان میں دیا ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کی طرف سچی اور پکی توبہ کرو، قریب ہے تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں التحریم (8).

دوم:

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ آپ کا یہ فعل آپ دونوں کی شادی کو حرام کر دیتا ہے، چاہے آپ کا والد اس پر موافق بھی ہو؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے زانی مرد اور زانی عورت کا نکاح اس وقت تك حلال نہیں کیا جب تك وہ توبہ نہ کر لیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور جب عورت زنا کرے اور کسی کو علم ہو جائے تو اس عورت سے نکاح دو شرطوں کے بغیر حلال نہیں:

پہلی شرط:

اس کی عدت ختم ہو جائے، اور اگر وہ زنا سے حاملہ ہو جائے تو اس کی عدت وضع حمل ہے، وضع حمل سے قبل اس کے ساتھ نکاح کرنا حلال نہیں.

دوسری شرط:

وہ زنا سے توبہ کرے.

اور ان کا کہنا ہے:

جب دونوں شرطیں پائی جائیں تو اکثر اہل علم جن میں ابو بکر اور عمر، ابن عمر، ابن عباس، جابر رضی اللہ تعالی عنہم اور سید بن مسیب اور جابر بن زید، عطاء، حسن، عکرمہ، زہری، ثوری، شافعی، ابن منذر، اور اصحاب الرائ شامل ہیں کے ہاں زانی وغیرہ کا اس عورت سے نکاح جائز ہے.

دیکھیں: المغنی (7 / 108 ـ 109).

اس مسئلہ کا حکم ہم درج ذیل سوالات کے جوابات میں بھی بیان کر چکے ہیں:

سوال نمبر (11195) اور (85335) اور (96460) اور (87894) اور (14381) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اور پھر جب اللہ سبحانہ و تعالی آپ پر انعام اور احسان کرتے ہوئے اس کبیرہ گناہ اور گندے فعل سے پکی اور سچی توبہ کرنے کی توفیق بخشے، تو پھر آپ کے لیے اس شخص سے اس وقت شادی کرنا ممکن ہے جب آپ اس کی جانب سے بھی سچی اور پکی توبہ دیکھیں، اور آپ کے لیے اپنے والد کو مطمئن کرنا ممکن ہے، یا پھر اس شخص کے ممکن ہے وہ آپ کے والد کو موافقت پر مائل کرے، اور اگر ایسا ممکن نہ ہو سکے تو پھر امید ہے اللہ تعالی آپ کو اس کا نعم البدل دے گا.

سوم:

عمومی طور پر ولي اور سربراہ اور ذمہ داران کو ہماری وصیت ہے کہ وہ اپنی ذمہ میں لڑکیوں کے متعلق اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کریں، اور کوئی ایسا فعل نہ کریں جس کی وجہ سے انہیں ساری عمر کے لیے ندامت کا سامنا کرنا پڑے، اور اس وقت ندامت کا کوئی فائدہ بھی نہ ہو.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کی شادی کر دو "

آپ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت تو یہ ہے، اگر تم اس پر عمل نہیں کرو گے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حدیث میں فرمایا:

" اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بہت بڑا فساد اور فتنہ پھیل جائیگا "

اس لیے جو شخص تمہاری بیٹیوں یا بہنوں کی رغبت رکھتے ہوئے تمہارے پاس آئے تو پھر اس کی شادی کرنے میں برادری اور وطن کو سامنے مت رکھو، اور نہ ہی زبان اور رنگ و جنس اور قبیلے کو دین پر ترجیح دو، اور شیطان کے موقع اور فرصت مت چھوڑو، کیونکہ شیطان تمہاری ذمہ داری میں موجود لڑکیوں کو غلط کاموں میں لگا دیگا اس لیے شیطان سے بچو کہ وہ ان لڑکیوں کو کہیں ان دو خطرناك اور غلط کاموں میں نہ لگا دے، اور انہیں سبز باغ دکھائے، وہ دو کام زنا یا پھر شادی کے لیے آنے والے شخص کے ساتھ شادی سے انکار کی بنا پر بغیر ولی کے (کورٹ میرج) شادی کرنا، جو نکاح کو فاسد کر دیتا ہے، جیسے عمل پر آمادہ کر دیگا.

ديكھيں آپ اس وقت ايك ايسے قصہ كے سامنے ہيں جو واقع ہوا اور سوال ميں اس كو بيان كيا گيا ہے، ديكھيں كہ وہ لڑكى اس شخص كے ساتھ زنا كا ارتكاب كر بيٹھى جو اس سے شادى كرنا چاہتا تھا، اور اب وہ ولى كى اجازت كے بغير اسكے ساتھ شادى كرنے كے متعلق دريافت كر رہى ہے حالانكہ يہ اس كے ليے كوئى عذر نہيں.

اور يہ بتائيں كہ جب اللہ جو تمہارا مالك ہے وہ تمہارا اس امانت كے متعلق جو اس نے حفاظت كے ليے تمہارے سپرد كى تھى كے بارہ ميں تم سے حساب كريگا تو آپ كا عذر اور جواب كيا ہو گا ؟

اور كيا جب تم صاحب دين جو تمہارى لڑكى يا بہن سے كتاب و سنت كے مطابق شادى كرنا چاہتا ہو اسے واپس كر دو اور اس كى رغبت كو رد كر دو تو تمہارے پاس اللہ كے ہاں كيا عذر اور جواب ہو گا ؟!

ہم اس لڑكى كے ليے كوئى عذر نہيں تلاش كر رہے وہ بہت عظيم اور كبيرہ گناہ كا ارتكاب كر چكى ہے، اور اگر وہ ولى كى اجازت كے بغير شادى كر بھى لے تو اس كا نكاح فاسد ہے، ليكن ہم اس وقت ان اولياء اور ذمہ داران كو بھى ملامت كرتے ہيں جو اللہ كا تقوى اور ڈر اختيار نہيں كرتے اور اپنے پاس ركھى گئى امانت ميں كوتاہى برتتے ہيں.

اور ہم لڑكى كو بھى كہتے ہيں كہ: ہو سكتا ہے آپ كے گھر والے جسے رد كرتے ہوں اور اس كے ساتھ آپ كى شادى سے انكارى ہوں اس ميں آپ كى بہترى ہو، اگر وہ اس ميں كوئى مصلحت ديكھتے ہوں تو رد كرتے ہونگے، جس ميں آپ كے دين اور دنيا كى مصلحت ہو، اس ليے كسى معين شخص سے شادى پر اصرار نہيں كرنا چاہيے.

اور وہ اولياء اور ذمہ داران جو اپنى ذمہ ميں لڑكيوں كى شادى كرنے سے بالكل انكارى ہيں وہ گنہگار ہيں، اور ايسى عورت كو حق حاصل ہے كہ وہ اپنا معاملہ شرعى قاضى يا اس كے قائم مقام كے سامنے پيش كرے، تا كہ وہ ان كى ولايت كو شادى سے انكار كرنے والے ولى كى بجائے كسى اور كى طرف منتقل كر دے.

اور اگر اس كے علاوہ كوئى اور ولى بننے كا مستحق نہ ہو اور نہ مل سكے تو پھر شرعى قاضى يا اس كا قائم مقام ولى كے حكم ميں ہو گا، اور وہ خود اس كى شادى كريگا، ليكن عورت خود ہى بغير ولى كے نكاح كرے تو اس كا نكاح فاسد ہو گا.

اس سب كى تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (7193) اور (10196) اور (36209) اور (2127) اور (7989) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

ان جوابات ميں ولى كى موافقت كے بغير نكاح فاسد ہونے كے دلائل بيان ہوئے ہيں، اور اگر ولى اس كى شادى نہ كرے تو عورت كو كيا كرنا چاہيے اور دوسرے فوائد بيان ہوئے ہيں.

مزيد آپ سوال نمبر (20162) كے جواب كا مطالعہ كريں تا كہ آپ كو ايسى عورتوں كے واقعات كا علم ہو سكے

جنہوں نے اپنے خاندان اور گھر والوں کی رائے کی مخالفت کر کے اپنی پسند کی شادی کی تھی.

واللہ اعلم .